روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 9۔اگست 2014ء 12شوال 1435 ہجری 9 ظہور 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 180

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

تحمل

تحمل آپؐ میں اس قدر تھا کہ اُس زمانہ میں بھی کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے بادشاہت عطا فرمادی تھی آپ ہر ایک کی بات سنتے۔ اگر وہ سختی بھی کرتا تو آپ خاموش ہو جاتے اور کبھی سختی کرنے والے کا جواب سختی سے نہ دیتے۔ مسلمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے نام کی بجائے آپ کے روحانی درجہ سے پکارتے تھے یعنی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! کہہ کر بُلاتے تھے اور غیر مذاہب کے لوگ ایشیائی دستور کے مطابق آپ کا ادب اور احترام اس طرح کرتے تھے کہ بجائے آپ کو محمد کہہ کر بلانے کے ابوالقاسم کہہ کر بلاتے تھے جو آپ کی کنیت تھی (ابوالقاسم کے معنی ہیں قاسم کا باپ۔ قاسم آپ کے ایک بیٹے کا نام تھا) ایک دفعہ ایک یہودی مدینہ میں آیا اور اس نے آپ سے آکر بحث شروع کر دی۔ بحث کے دوران میں وہ بار بار کہتا تھا۔ اے محمد! بات یوں ہے، اے محمد! بات یوں ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بغیر کسی انقباض کے اس کی باتوں کا جواب دیتے تھے۔ مگر صحابہؓ اس کی یہ گستاخی دیکھ کر بیتاب ہو رہے تھے۔ آخر ایک صحابیؓ سے نہ رہا گیا اور اُس نے یہودی سے کہا کہ خبردار! آپ کا نام لے کر بات نہ کرو تم رسول اللہ نہیں کہہ سکتے تو کم سے کم ابوالقاسم کہو۔ یہودی نے کہا میں تو وہی نام لوں گا جو اِن کے ماں باپ نے اِن کا رکھا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور اپنے صحابہؓ سے کہا دیکھو! یہ ٹھیک کہتا ہے۔ میرے ماں باپ نے میرا نام محمد ہی رکھا تھا جو نام یہ لینا چاہتا ہے اسے لینے دو اور اس پر غصہ کا اظہار نہ کرو۔

آپؐ جب باہر کام کے لئے نکلتے تو بعض لوگ آپ کا رستہ روک کر کھڑے ہو جاتے اور اپنی ضرورتیں بیان کرنی شروع کر دیتے۔ جب تک وہ لوگ اپنی ضرورتیں بیان نہ کر لیتے آپ کھڑے رہتے جب وہ بات ختم کر لیتے تو آپ آگے چل پڑتے۔ اسی طرح بعض لوگ مصافحہ کرتے وقت دیر تک آپ کا ہاتھ پکڑے رکھتے۔ گو یہ طریق ناپسندیدہ ہے اور کام میں روک پیدا کرنے کا موجب ہے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نہ چھڑاتے بلکہ جب تک وہ مصافحہ کرنے والا آپ کے ہاتھ کو پکڑے رکھتا آپ بھی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رہنے دیتے۔ ہر قسم کے حاجت مند آپ کے پاس آتے اور اپنی حاجتیں پیش کرتے۔ بعض دفعہ آپ مانگنے والے کو اُس کی ضرورت کے مطابق کچھ دے دیتے تو وہ اپنی حرص سے مجبور ہو کر اَور زیادہ کا مطالبہ کرتا اور آپ پھر بھی اُس کی خواہش پورا کر دیتے۔ بعض دفعہ لوگ کئی بار مانگتے چلے جاتے اور آپ اُن کو ہر دفعہ کچھ نہ کچھ دیتے چلے جاتے۔ جو شخص خاص طور پر مخلص نظر آتا اُسے اُس کے مانگنے کے مطابق دے دینے کے بعد صرف اتنا فرما دیتے کہ کیا ہی اچھا ہوتا اگر تم خدا پر توکل کرتے۔

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 248)

مراتب کمالات نبوت کا انتہائی مقام

قطب الابرار حضرت شاہ بدیع الدین مدارؒ (متوفّٰی 851ھ) فرماتے ہیں۔

بعد زمانہ اصحاب المرسلین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درجہ وراءُ الوراء میں ان تین اولیاء کے سوا اور کوئی اس مرتبہ علیا پر نہیں پہنچا اول خواجہ اویس قرنی۔ دوسرے بہلول دانا اور جناب قطب الاقطاب فرد الاحباب محی الدین اس رتبہ میں لاثانی اور سب سے افضل قرار پائے اور یہ مرتبہ ذات معدن صفات میں آپ کی اس طرح ختم ہوا کہ جس طرح جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت اور اصحاب کرام پر خلافت اور علی المرتضٰی پر ولایت اور حسنین علیہما السلام پر شہادت تمام ہوئی۔

(ملفوظ بحوالہ ’’قرۃ العینین فی محامد غوث الثقلین صفحہ 18 محمد ذاکر حسین علوی 1404ھ مطبع دبدبہ احمدی لکھنؤ ناشر محمد عبدالستار خاں تاجر کتب چوک لکھنؤ)

خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:۔

’’دنیا پیاسی ہے اور اس کی پیاس سوائے احمدیت کے اور کوئی نہیں بجھا سکتا۔ جب تک ہمارے پاس کافی تعداد میں واقفین موجود نہ ہوں اس وقت تک ہم یہ کام نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں پھر پوچھتا ہوں کہ کہاں ہیں حضرت حاجرہ علیہا السلام کی بہنیں جو اپنے بچوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کریں اور کہاں ہیں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے وہ بھائی جو دنیا کو چھوڑ کر اور دنیا کی لذت، آرام اور عیش سے منہ موڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف آئیں اور اس کی خاطر بیابانوں میں اپنی زندگیاں گزارنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔‘‘

(روزنامہ الفضل 4 جولائی 1966ء)

مخلص نوجوان لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید)

ضرورت اساتذہ

(مریم گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

مریم گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ دارالنصر وسطی ربوہ کو مندرجہ ذیل مضامین کے لئے خدمت کا جذبہ رکھنے والی خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔ مذکورہ اہلیت رکھنے والی خواتین سے درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں بنام ناظر صاحب تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ مصدقہ از صدر محلّہ/ امیر جماعت معہ اپنی اسناد کی نقول جلد از جلد سکول میں جمع کروا دیں۔ واقفین نو میں سے اگر کوئی اس معیار پر پورا اترتی ہوں تو ان کی درخواست کو ترجیحاً زیرِ غور لایا جائے گا۔

انگلش: ۔ایم۔اے

میتھ: ۔ایم ایس سی

فزکس: ایم ایس سی

زوآلوجی، باٹنی، کیمسٹری: ۔بی ایس سی (ایم ایس سی زوآلوجی/ ایم ایس سی باٹنی)

(پرنسپل مریم گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

مکرم محمد اقبال صاحب

گھروں میں جنت نظیر ماحول پیدا کریں

تاریخ مذاہب عالم کے تناظر میں تین عظیم ہستیوں کا ذکر

اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کا جوڑا بنا کر جہاں بقائے نسل کا قیام فرمایا وہاں اپنی عملی زندگی میں دکھ، سکھ، صلاح ومشورہ اور اپنے دل کی بات کہنے کے لئے ایک دوسرے کا ساتھی بنایا۔ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق مرد کو قوام کا درجہ دیا گیا۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ بعض عورتوں نے کارہائے نمایاں سرانجام دئے اور انہوں نے حکمرانی بھی کی مگر تفوق مرد کو ہی حاصل رہا۔ عرف عام میں صنف نازک کو کمزور اور عقل ودانش کے لحاظ سے کمتر سمجھا جاتا ہے۔ الا ماشاء اللہ

مذاہب عالم کی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض موقعوں پر انبیاء کی بھی جذباتی پریشانی اور نازک لمحات میں ان کی بیویوں نے ایسا کردار ادا کیا اور اپنے خاوندوں کو ایسے مشوروں سے ہمکنار کیا جو رہتی دنیا تک عورت کی عقل ودانش اور فراست کا عملی ثبوت ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تین بیویاں تھیں۔ سارہ، ہاجرہ اور قطورا۔ حضرت ہاجرہ کے بطن سے ذبیح اللہ حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت اور مصالح کے تحت حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنی بیوی اور بیٹے حضرت اسماعیلؑ جو ابھی بچے تھے مگر بعد میں خدا کے نبی بنے، کو ایک لق ودق جنگل میں چھوڑ آئیں۔ یہ ایک بہت ہی جذباتی قربانی کا موقع تھا۔ تعمیل ارشاد میں حضرت ابراہیمؑ نے اپنی پیاری بیوی اور پیارے لخت جگر کو پانی کی ایک چھاگل اور کچھ کھجوروں کے ساتھ اپنے ساتھ لیا اور مقررہ جگہ پر ان کو تن تنہا چھوڑ کر واپس مڑنے لگے تو حضرت ہاجرہ نے ان سے پوچھا کہ آپ ہمیں یہاں اکیلے جنگل میں کس کے سہارے چھوڑے جا رہے ہیں؟ رقت قلب اور جذبات کی رو میں آپ کچھ بول نہ سکے۔ حضرت ہاجرہ نے پھر پوچھا کہ مجھے ننھے اسماعیل کے ساتھ اس جنگل میں کیوں چھوڑے جارہے ہیں؟ آپ پھر بھی منہ سے کچھ بول نہ سکے۔ تیسری دفعہ حضرت ہاجرہ نے پوچھا کہ کیا آپ ہمیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہاں چھوڑے جارہے ہیں؟ تو حضرت ابراہیمؑ نے ہاتھ کے اشارے سے آسمان کی طرف منہ کرتے ہوئے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا ''ہاں'' اور پھر خاموشی کے ساتھ آگے بڑھتے گئے۔ اس پر جو حضرت ہاجرہ نے جواب دیا وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ عرض کیا کہ اگر آپ اللہ کے حکم سے ہمیں یہاں چھوڑے جارہے ہیں تو شوق سے جائیے اللہ ہمیں ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت پر کیا زبردست ایمان ہے۔ پتہ ہے کہ آگے رات کا اندھیرا چھانے والا ہے۔ جنگل ہے اور کوئی پرسانِ حال نہیں۔ کھانے پینے کا سامان بھی بہت قلیل ہے مگر اپنے خدا پر کامل یقین ہے نہ صرف خود مطمئن ہوگئیں بلکہ اپنے پریشان حال شوہر کو بھی دلاسہ دے دیا۔

دوسرا واقعہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اپنی تصنیف سیرت خاتم النبیّین میں رقمطراز ہیں۔

''اب آنحضرت ﷺ کی عمر چالیس سال تھی اور طبیعت نبوت اور رسالت کی پختگی کو پہنچ چکی تھی رمضان کا مبارک مہینہ تھا اور اس کے آخری عشرہ کے ایام تھے اور پیر کا دن تھا۔ آنحضرتؐ حسبِ معمول غارِ حرا میں عبادت الٰہی میں مصروف تھے کہ یکلخت آپؐ کے سامنے ایک غیر مانوس ہستی نمودار ہوئی اس ربانی رُسول نے جو خُدائی فرشتہ جبرائیل تھا، آپ سے مخاطب ہو کر کہا۔ ''پڑھ یعنی منہ سے بول یا لوگوں تک پہنچا اپنے رب کا نام جس نے پیدا کیا۔ پیدا کیا اُس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے۔ ہاں پڑھ۔ تیرا رب بہت عزت وشان والا ہے جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا۔ سکھایا اس نے انسان کو وہ کچھ جو وہ جانتا نہ تھا۔'' یہ کہہ کر فرشتہ غائب ہو گیا مگر آنحضرتؐ کی حالت سخت گھبراہٹ اور اضطراب کی تھی اور دل دھڑک رہا تھا کہ خُدا جانے یہ کیا معاملہ ہے اور کیا ہونے والا ہے اسی حالت میں آپؐ جلدی جلدی غارِ حرا سے نکل کر گھر کی طرف لوٹے اور خدیجہؓ سے فرمایا۔ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي۔ مجھ پر کوئی کپڑا ڈالو۔ مجھ پر کوئی کپڑا ڈالو۔ حضرت خدیجہؓ اپنے محبوب خاوند کی یہ حالت دیکھ کر گھبرا گئیں۔ اور جلدی سے آپ کو کپڑا اوڑھا دیا۔ جب ذرا اطمینان ہوا اور گھبراہٹ کچھ کم ہوئی تو آپ ﷺ نے سارا ماجرا حضرت خدیجہؓ کو سنایا اور آخر میں فرمایا۔ لَقَدْ خَشِيتُ عَلٰى نَفْسِي۔ ''مجھے تو اپنے نفس کے متعلق ڈر پیدا ہو گیا ہے۔'' مگر خدیجہؓ جو آپؐ کی حالت سے خوب واقف تھیں بولیں ''نہیں نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا بلکہ آپ خوش ہوں۔ خدا کی قسم اللہ آپؐ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپؐ صلہ رحمی کرتے ہیں اور صادق القول ہیں اور لوگوں کے بوجھ بٹاتے ہیں اور مُعدوم اخلاق کو آپؐ نے اپنے اندر جمع کیا ہے اور آپؐ مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی باتوں میں لوگوں کے مددگار بنتے ہیں۔''

(سیرت خاتم النبیّین ﷺ صفحہ 118-117)

یہ وہ الفاظ تھے جن سے حضرت خدیجہؓ نے آنحضرت ﷺ کی ڈھارس بندھائی۔

تیسرا واقعہ صلح حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت ﷺ کی حرم محترم حضرت امّ سلمہؓ کا وہ عظیم مشورہ ہے جو انہوں نے آنحضورؐ کی فکر وتشویش کے موقع پر دیا۔ مصنف سیرت خاتم النبیّین ﷺ اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

''جب صلح حدیبیہ طے پا گیا تو آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ ''لو اب اٹھو اور یہیں اپنی قربانیاں ذبح کر کے سروں کے بال منڈوا دو۔ (قربانی کے بعد سر کے بالوں کو منڈوایا یا کتروایا جاتا ہے) اور واپسی کی تیاری کرو۔ مگر صحابہؓ کو اس بظاہر رسوا کن معاہدہ کی وجہ سے سخت صدمہ تھا اور ساتھ ہی انہیں اس طرف خیال جاتا تھا کہ آنحضرت ﷺ ہمیں ایک خواب کی بنا پر یہاں لائے تھے اور اللہ تعالیٰ نے خواب میں طواف بیت اللہ کا نظارہ بھی دکھایا تھا تو اُن کی طبیعت بہت ہی مضمحل ہونے لگتی تھی اور وہ قریباً بے جانوں کی طرح بے حس وحرکت پڑے تھے۔ انہیں خُدا کے رسول پر پورا ایمان تھا اور اس کے وعدے پر کامل یقین تھا۔ مگر لوازماتِ بشریت کے ماتحت ان کے دل اس ظاہری ناکامی پر غموں سے نڈھال تھے اس لئے جب آنحضرت ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ اب یہیں قربانی کے جانور ذبح کر دو اور واپس لوٹ چلو تو کسی صحابی نے سامنے سے حرکت نہ کی۔ اس لئے نہیں کہ وہ نعوذ باللہ اپنے رسولؐ کے نافرمان تھے کیونکہ صحابہؓ سے بڑھ کر دنیا کے پردے پر کوئی فرمانبردار جماعت نہیں گزری پس ان کی طرف سے یہ عدمِ تعمیل بغاوت یا نافرمانی کے رنگ میں نہ تھی بلکہ اس لئے تھی کہ غم اور ظاہری ذلت کے احساس نے انہیں اتنا نڈھال کر رکھا تھا کہ وہ گویا سُنتے ہوئے نہ سنتے تھے اور دیکھتے ہوئے بھی ان کی آنکھیں کام نہ کرتی تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے ارشاد کو دوبارہ سہ بارہ دہرایا مگر کسی صحابی نے سامنے سے حرکت نہ کی۔ آنحضرت ﷺ کو اِس کا صدمہ ہوا اور آپؐ خاموش ہو کر اپنے خیمہ کے اندر تشریف لے گئے۔ اندرون خیمہ آپؐ کی حرمِ محترم امّ سلمہؓ جو ایک نہایت زیرک خاتون تھیں یہ سارا نظارہ دیکھ رہی تھیں۔ انہوں نے اپنے موقر اور محبوب خاوند کو فکرمند حالت میں اندر آتے دیکھا اور آنحضرت ﷺ کے منہ سے آپ کے فکر وتشویش کی تفاصیل معلوم کیں تو ہمدردی اور محبت کے انداز میں عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ آپ رنج نہ فرمائیں۔ آپؐ کے صحابہؓ خدا کے فضل سے نافرمان نہیں مگر اس صلح کی شرائط نے انہیں غم سے دیوانہ بنا رکھا ہے پس میرا مشورہ یہ ہے کہ آپؐ ان سے کچھ نہ فرمائیں بلکہ خاموشی کے ساتھ باہر جا کر اپنے قربانی کے جانور کو ذبح فرماویں اور اپنے سر کے بالوں کو منڈوا دیں پھر آپؐ کے صحابہؓ خود بخود آپؐ کے پیچھے ہو لیں گے۔ آنحضرت ﷺ کو یہ تجویز پسند آئی اور آپؐ نے باہر تشریف لا کر بغیر کچھ کہے اپنے قربانی کے جانور کو ذبح کر کے اپنے سر کے بال منڈوانے شروع کر دیئے صحابہؓ نے یہ منظر دیکھا تو جس طرح ایک سویا ہوا شخص کوئی شور وغیرہ سن کر اچانک بیدار ہوتا ہے۔ وہ چونک کر اٹھ کھڑے ہوئے اور دیوانہ وار اپنے جانوروں کو ذبح کرنا شروع کر دیا اور ایک دوسرے کے سر کے بال مونڈنے لگے۔ مگر غم نے اس قدر بے چین کر رکھا تھا کہ راوی بیان کرتا ہے کہ اس وقت ایسا عالم تھا کہ ڈر تھا کہ مسلمان کہیں ایک دوسرے کے بال مونڈتے مونڈتے ایک دوسرے کا گلا ہی نہ کاٹ دیں۔ بہرحال حضرت اُمّ سلمہؓ کی تجویز کارگر ہوئی اور جہاں آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک کے الفاظ وقتی طور پر ناکام رہے تھے۔ وہاں آپؐ کے عمل نے سوتے ہوؤں کو چونکا کر بیدار کر دیا۔''

(سیرت خاتم النبیّین ﷺ صفحہ 669)

اس طرح حضرت اُمّ سلمہؓ کے بروقت مشورہ نے صورت حال کو کامیابی میں بدل دیا۔

مذکورہ بالا تینوں مثالیں ہمارے لئے باعث صد تقلید ہیں۔ خاص طور پر ان مردوں کے لئے جو عورت کو پاؤں کی جوتی سمجھتے ہیں اور ان کی صلاحیتوں کو قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ خانگی، معاشرتی اور دینی معاملات میں اگر وہ اپنی زندگی کے ساتھی کو وہ قدر ومنزلت دیں جو خُدا نے ان کو دی ہے تو وہ اپنے گھروں میں سکون واطمینان کا ماحول پائیں گے۔ موجودہ دور میں کئی گھروں میں رشتے ناکام ہو رہے ہیں۔ جو طلاق یا خلع پر منتج ہوتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ یو۔کے کو باقاعدہ اعداد وشمار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ 2008ء میں یو۔کے میں سترہ فیصد رشتے ناکام ہوئے اور 2009ء میں یہ تعداد ساڑھے اٹھارہ فیصد ہوگئی اور 2010ء میں یہ تعداد ساڑھے انیس فیصد تک جا پہنچی۔ حضور انور نے اس پر تشویش کا اظہار فرماتے ہوئے مجلس انصار اللہ کو جو جماعت کے سینئر افراد کی تنظیم ہے، کو ارشاد فرمایا تھا کہ رشتہ ناطہ کی ناکامی کے بڑھتے ہوئے اعداد وشمار کو روکا جائے اور گھروں میں میاں بیوی برداشت سے کام لیتے ہوئے آپس میں اعتماد کی فضا کو بحال کرتے ہوئے گھروں میں جنت نظیر ماحول پیدا کیا جائے۔

مذکورہ بالا مثالیں ہمارے لئے اسوہ حسنہ کا درجہ رکھتی ہیں اس اسوہ حسنہ کے تناظر میں اپنے اپنے گھروں میں اعتماد کا ماحول پیدا کیا جائے تو ہم یقیناً ان ناکامی کے اعداد وشمار کو کامیابی میں بدلنے کا موجب بن سکتے ہیں اور اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشویش کو کم کرنے کا موجب بن سکتے ہیں۔

پبلشر وپرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

14

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

کوسووو اور مانٹینیگرو کے وفود کی ملاقاتیں، نکاحوں کا اعلان اور بیت فضل لندن میں ورود

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

16 جون 2014ء

(حصہ سوم آخر)

کوسووو اور مانٹینیگرو کا وفد

بعد ازاں سات بجکر پچیس منٹ پر ملک کوسووو (Kosovo) اور مانٹینیگرو (Montenegro) سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات شروع ہوئی۔ سب سے پہلے باری باری وفد کے ممبران نے اپنا تعارف کروایا۔

☆ ملک Kosovo سے آنے والے ایک دوست Nezir Balaj صاحب نے بتایا کہ میں پہلی دفعہ آیا ہوں اور حکومتی محکمہ میں کام کرتا ہوں۔ میں نے کل بیعت کی ہے۔ میں کبھی سوچ نہیں سکتا تھا کہ ایسا عظیم الشان جلسہ ہوسکتا ہے۔ اگر جرمنی ملک بھی کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا۔ صرف جماعت احمدیہ کی یہ خوبی ہے کہ وہ ایسا عظیم الشان جلسہ کرسکتی ہے، جس میں صرف امن، محبت، پیار اور رواداری ہو۔ ہر ایک دوسرے سے محبت کرے اور کوئی منفی بات نہ ہو۔ اپنے ذہن میں یہ سوچتا ہوں کہ حضور انور پورے یورپ کے صدر ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یورپ تو بہت چھوٹی سی چیز ہے۔ **خلافت تو ساری دنیا کے لئے ہے۔ ہمیں حکومتوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے روحانی حکومت قائم کرنی ہے** اور وہ خلافت ہے۔ یہ دنیادار صدر تو اس کے مقابل پر کوئی چیز نہیں ہیں۔

موصوف Balaj صاحب نے عرض کیا کہ بیعت کرنے کے بعد میں اپنے اوپر بہت بڑی ذمہ داری محسوس کرتا ہوں۔ کیونکہ بیعت کا مطلب میرے نزدیک اپنی گزشتہ زندگی پر ایک موت وارد کرنا ہے۔ لہٰذا مجھے اس بارہ میں پریشانی لاحق ہے کہ یہ عظیم ذمہ داری کا میں کیونکر اہل ہوسکوں گا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کا خیال درست ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ تمام احمدیوں کو بیعت کی اس ذمہ داری کو سمجھنے کی توفیق عطا ہو۔

کوسووو کے مربی نے موصوف Nezir Balaj صاحب کے بارہ میں بتایا کہ وہ کئی ماہ سے زیر دعوت تھے۔ کچھ دن قبل تک ان کا بیعت کا ارادہ نہیں تھا۔ انہوں نے بتایا کہ قریباً ایک ماہ قبل انہوں نے حضور انور کو خواب میں دیکھا اور گفتگو کی جس میں حضور انور نے ان سے فرمایا کہ ان کی پریشانیاں دور ہوجائیں گی۔ اس خواب کے بعد ان کا بیعت کا ارادہ مضبوط ہوتا گیا اور اب بالآخر جرمنی کے جلسہ پر بیعت کرلی۔

☆ ایک نواحمدی دوست Beqir صاحب نے بتایا کہ انہوں نے گزشتہ سال نومبر میں بیعت کی تھی۔ امسال جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے ہیں۔ جلسہ کے انتظامات سے بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہر طرف بھائی چارہ ہی دیکھا ہے۔ ہر کوئی دوسرے کی مدد کررہا ہے۔

☆ بعد ازاں مکرم Emri صاحب نے عرض کیا کہ انہوں نے جلسہ کے آخری دن حضور انور کی بیعت کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے دریافت فرمایا کہ وہ حضور سے کتنی دوری پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ ان کا قطار میں چوتھا نمبر تھا۔ موصوف نے بتایا کہ وہ طالبعلم ہیں اور دعا کی درخواست کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کیلئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

☆ ایک احمدی نوجوان Bleart صاحب نے عرض کیا کہ وہ بزنس میں ماسٹر کررہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

☆ ایک اور نوجوان Ilirian Ibrahimi نے عرض کیا کہ وہ دو مضامین میں ماسٹرز کررہے ہیں۔ حضور انور نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے بعد وہ ہیڈ ماسٹر بن جائیں گے۔

☆ ملک Montenegro سے ایک دوست Ragip Shaptafi صاحب پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ جرمنی پر آئے تھے۔ حضور انور سے ملاقات کے دوران کہنے لگے کہ؛

جلسہ بہت کامیاب رہا ہے۔ مجھے اندازہ نہ تھا کہ اس طرح ہوگا۔ میں نے جو تصور قائم کیا تھا اس سے کئی گنا زیادہ اور عظیم الشان تھا اور بہت اعلیٰ انتظام تھا۔ ہر طرف امن، سکون اور پیار اور محبت تھی۔ اگر کوئی ملک بھی، کوئی حکومت بھی اس قسم کا جلسہ کرنا چاہے تو نہیں کرسکتی۔ یہاں جلسہ میں تو سارا کام رضا کار کررہے تھے جو ہزاروں میں تھے۔ کہیں بھی اس کی مثال نہیں ملتی۔ میں اس جلسہ کے بعد محسوس کرتا ہوں کہ اپنے ملک میں جاکر جماعت کیلئے جس قدر کام کرسکتا ہوں کروں اور ان چیزوں کو پھیلاؤں۔ وہاں میں اکیلا ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہی حقیقی (دین) ہے جو آپ نے یہاں دیکھا ہے۔ اسی کو وہاں جاکر پھیلائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف سے دریافت فرمایا کہ وہاں مسلمانوں کی کیا تعداد ہے؟ اس پر موصوف نے بتایا کہ 10 فیصد مسلمان ہیں اور باقی عیسائی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ ان 10 فیصد میں عموماً سنی مسلمان ہیں جو Clasical Islam پر چلنے والے ہیں لیکن چند سال سے وہاں پر وہابی اور شدت پسند (-) بڑھ رہے ہیں۔ ابھی چند دن قبل انہی میں سے ایک بیٹے نے اپنے باپ کو اس لئے قتل کردیا تھا کیونکہ باپ نے شراب پی رکھی تھی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ تو (دین) نہیں ہے۔ اول تو یہ کہ قرآن مجید میں کہیں پر بھی شراب کی یہ سزا نہیں لکھی کہ شراب پینے والے کو قتل کردیا جائے۔ بے شک (دین) نے شراب کو حرام قرار دیا ہے اور اس کے بیچنے، پینے اور پلانے کو ناجائز قرار دیتا ہے لیکن ان کاموں کے خلاف کیا سزا دینی ہے؟ یہ حکومت کا کام ہے انفرادی کام نہیں۔ دراصل یہ حدود بھی معاشرہ کا امن قائم رکھنے کیلئے ہیں کیونکہ شراب کے نشہ میں انسان سے جرائم اور ظلم سرزد ہوتے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ شدت پسند (-) کی کتنی تعداد ہے؟ اس پر موصوف نے بتایا کہ بہت تھوڑے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اتنے تھوڑے ہوکر بھی انہوں نے سارے ملک کو پریشان کر رکھا ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا کہ (دین) کا کام امن اور سلامتی مہیا کرنا ہے نہ یہ کہ گناہ کو مٹانے کے نام پر ظلم کو پھیلایا جائے۔

موصوف نے بتایا کہ وہ (مومن) ہیں اور ان کی زندگی مشکلات سے پُر رہی ہے۔ دو سال انہیں ایک غلط الزام پر جیل میں بھی رہنا پڑا تاہم بعد میں کورٹ نے انہیں نہ صرف اس الزام سے بری قرار دیا بلکہ ایک معمولی معاوضہ دیتے ہوئے ان کے سابقہ عہدہ پر بحال بھی کردیا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب آپ کی براءت بھی ہوگئی اور کام پر بحالی بھی تو یہ بہت اچھی بات ہے۔

ان دونوں وفود کی ملاقات کا یہ پروگرام آٹھ بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔ آخر پر ان وفود کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ وفد کے ممبران فرطِ عقیدت سے حضور انور کے ہاتھ چومتے اور اپنے سینوں سے لگاتے۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں گیارہ فیملیز کے 48 افراد اور 24 افراد نے انفرادی طور پر یعنی کل 72 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

جرمنی کی مختلف جماعتوں کے علاوہ کینیا، پاکستان، سویڈن اور بورکینا فاسو سے آنے والی فیملیز نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔

ملاقات کرنے والے ان سبھی احباب نے اپنے پیارے کے کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ بھی عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔

آج جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام کا آخری دن تھا۔ جماعت جرمنی نے شام کے کھانے کیلئے باربی کیو کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت اس میں شرکت فرمائی۔

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے عزیزم مرتضیٰ منان (طالبعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) نے حضرت مصلح موعود کی نظم ع

تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

نکاحوں کا اعلان

بعد ازاں ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی نے 27 نکاحوں کا اعلان کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دوران تشریف فرما رہے اور آخر پر دعا کروائی۔

بعد ازاں دس بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

17 جون 2014ء

صبح چار بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔ نمازکی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جرمنی سے روانگی

آج پروگرام کے مطابق فرینکفرٹ (جرمنی) سے لندن (برطانیہ) کیلئے روانگی تھی۔ فرینکفرٹ ریجن اور اردگرد کی جماعتوں سے احباب جماعت مردو خواتین، بچے، بوڑھے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کیلئے صبح سے ہی بیت السبوح کے احاطہ میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔

صبح دس بجکر پانچ منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ چھوٹے بچے اور بچیاں گروپس کی شکل میں الوداعی نظمیں پڑھ رہے تھے۔ احبابِ جماعت دورویہ قطار میں کھڑے تھے۔ حضورانور اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے اور تمام احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے۔ پھر سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔

بعد ازاں قافلہ سفر پر روانہ ہوا۔ دونوں اطراف میں کھڑے احباب مردو خواتین مسلسل اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے اور محبوب آقا کو الوداع کہہ رہے تھے۔ بہتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ جدائی کے یہ لمحات ان عشاق کیلئے بہت گراں تھے۔

فرینکفرٹ سے فرانس کی بندرگاہ Calais تک کا سفر قریباً چھ سو کلومیٹر ہے۔ راستہ میں ملک بیلجئم سے گزرنا پڑتا ہے۔ جرمنی میں 280 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد ملک بیلجئم میں داخل ہوئے اور بیلجئم میں مزید 160 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد قریباً ایک بجکر پچاس منٹ پر پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق موٹروے پر ایک ریسٹورنٹ میں دوپہر کے کھانے کیلئے قافلہ رُکا۔ جماعت جرمنی سے خدام کی ایک ٹیم قافلہ کے یہاں پہنچنے سے قبل ہی کھانے اور نمازوں کی ادائیگی کے انتظامات کیلئے اس جگہ پہنچی ہوئی تھی اور قافلہ کی آمد سے قبل تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔

کھانے کے پروگرام کے بعد پونے تین بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ریسٹورنٹ کے ایک حصہ جو نماز کیلئے تیار کیا گیا تھا میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد یہاں سے آگے روانگی سے قبل حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت جرمنی سے ساتھ آئے ہوئے احباب کو شرفِ مصافحہ سے نوازا۔

امیر جماعت احمدیہ جرمنی مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب، مربی انچارج جرمنی مکرم حیدر علی ظفر صاحب، جنرل سیکرٹری مکرم الیاس احمد مجوکہ صاحب، اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری مکرم یحییٰ صاحب، مکرم عبداللہ سپراء صاحب اور مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے اپنے خدام کی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

تین بجے یہاں سے روانگی ہوئی اور فرانس کی بندرگاہ Calais کی طرف سفر جاری رہا اور ملک بیلجئیم میں مزید نصف گھنٹہ کا سفر طے کرنے کے بعد بیلجئیم کا بارڈر عبور کر کے ملک فرانس میں داخل ہوئے۔ یہاں سے Calais کا فاصلہ 95 کلومیٹر ہے۔

چار بجکر بیس منٹ پر چینل ٹنل (Channel Tunnel) آمد ہوئی۔ جرمنی سے ساتھ آنے والے احباب اور خدام کی سیکیورٹی ٹیم حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو چینل ٹنل تک چھوڑنے اور رخصت کرنے اور الوداع کہنے کیلئے قافلہ کے ساتھ ہی رہی۔ اور حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہاں سے لندن کیلئے رخصت کر کے واپس فرینکفرٹ (جرمنی) کیلئے روانہ ہوئے۔

پاسپورٹ، امیگریشن اور دیگر دستاویزات کی کلیئرنس کے بعد قافلہ کی گاڑیاں مخصوص پارکنگ ایریا میں آکر رُکیں۔ ٹرین کی روانگی میں ابھی کچھ وقت باقی تھا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت کچھ دیر کیلئے گاڑی سے باہر تشریف لائے اور ایک ریسٹورنٹ میں چائے نوش فرمائی۔

ساڑھے چھ بجے قافلہ کی گاڑیاں ٹرین میں بورڈ (board) ہوئیں۔ ٹرین اپنے وقت پر چھ بجکر پچاس منٹ پر Calais سے برطانیہ کے ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوئی۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ٹرین چینل ٹنل کراس کر کے Dover کے قریب برطانیہ کی سرزمین میں داخل ہوئی اور اپنے مخصوص سٹیشن پر رُکی۔ قریباً دس منٹ کے وقفہ کے بعد فرانس کے وقت کے مطابق ساڑھے سات بجے اور برطانیہ کے وقت کے مطابق ساڑھے چھ بجے قافلہ کی گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔

مکرم امیر صاحب یو۔کے، مکرم مربی انچارج صاحب یو۔کے، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص مع سیکورٹی ٹیم اور دیگر جماعتی عہدیداران حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے کیلئے موجود تھے۔

بیت فضل لندن میں ورود

قریباً ایک گھنٹہ بیس منٹ کے سفر کے بعد شام سات بجکر پچاس منٹ پر بیت فضل لندن میں ورود مسعود ہوا جہاں احباب جماعت مردو خواتین کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو اھلاً وسھلاً و مرحبا کہا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

اس طرح حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ انتہائی بابرکت دورہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کو سمیٹتے ہوئے بخیریت و عافیت اپنے اختتام کو پہنچا۔

مکرم مدثر احمد صاحب

تربیت اولاد کے سنہری اصول اور اس کے تقاضے

تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ جن قوموں نے خود حق و سچ کی پہچان حاصل کی اور اپنے اندر پاک روحانی تبدیلی پیدا کرنے کے بعد اپنی اولادوں کی تربیت پر بھی توجہ دی تو ان قوموں کے عروج کا زمانہ بہت دیر تک دنیا میں قائم رہا اور نہ صرف روحانی مرتبے ان کو عطا ہوئے بلکہ دنیا کے ظاہری مال و اسباب کے بھی وہ وارث ٹھہرائے گئے اور پھر جب ان کی اولادوں نے بگڑنا شروع کیا تو ان کے تمام عروج زوال میں تبدیل کر دیئے گئے۔ اس کی مثالیں ہم آج کل کے معاشرے میں بھی دیکھتے ہیں کئی خاندانوں کی جوان ہونے والی اولادوں نے اپنے ماں باپ کا نام دین و دنیا کے معاملات میں روشن کر دیا اور کچھ نے بدقسمتی سے اپنے ماں باپ کی محنت سے بنائی ہوئی دین یا دنیا کی ساکھ کو تباہ و برباد کر دیا۔ چنانچہ اگر ہم اپنے قریب کے زمانہ کی تاریخ پر بھی نظر ڈالیں تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سچے نبیوں کی امتوں میں پیدا ہونے والی آئندہ اولادوں نے تربیت اولاد کے فقدان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے ہی نبی کے بت بنا کر پوجنے شروع کر دیئے اور کچھ نے اپنے ہی پاک نبی کو خدا کا بیٹا قرار دے دیا، کسی نے ایک عام بشر کو آسمان پر چڑھا کر شدید دھوکہ کھایا اور کوئی اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ کی گردن کاٹنے کو نکل کھڑا ہوا۔ کہیں اس بگاڑ نے نواسۂ رسولؐ کی گردن کاٹی اور کہیں عشق رسولؐ کے نام پر مومنین کے گھر لوٹے اور معصوم بچوں اور عورتوں کو قتل کیا۔ الغرض یہ موضوع اپنے عظیم تقاضوں کے لحاظ سے تمام والدین کے لئے بے حد اہمیت رکھتا ہے۔ اس مضمون کا ایک حصہ تربیت اولاد کے سنہری اصول اور دوسرا تربیت اولاد کے تقاضوں پر مبنی ہے۔

تربیت اولاد کے سنہری اصول میں اولاد کو دینی و دنیاوی تعلیم دینا، تقویٰ اور طہارت کا عادی بنانا، بدی سے نفرت اور نیکی سے محبت پیدا کرنا، اچھے اور برے کی تمیز پیدا کرنا، جھوٹ، بدنظری، غیبت اور غصہ سے بچنے کا شعور دینا، اس طرح پانچ بنیادی اخلاق کا پابند کرنا، باجماعت نمازوں کا پابند، خلافت سے اطاعت و وفا اور نظام جماعت کا اطاعت گزار بنانا شامل ہے، جبکہ دوسرا حصہ ہے تربیت اولاد کے تقاضے، یہ ایسا معاملہ ہے جو ہر دور میں تبدیل ہوتا رہا ہے، یعنی گھوڑے اور خچر کے دور میں تربیت کے تقاضے کچھ اور تھے اور بادشاہوں کے زیر سایہ قلعوں کی دیواروں کے اندر زندگی گزارنے والوں کے کچھ اور ایشیائی ممالک میں بسنے والوں کے لئے یہ تقاضے بہ نسبت مغربی ممالک میں رہنے والوں کے مختلف رہے۔ اب میزائل ٹیکنالوجی، انٹرنیٹ ٹیکنالوجی، خلائی دوڑ اور موبائل و الیکٹرونک میڈیا کے ترقی یافتہ دور حاضر میں یقیناً تربیت اولاد کے تقاضے تبدیل بھی ہو چکے ہیں اور بے حد وسیع بھی۔ دور حاضر کی سب سے بڑی دنیاوی طاقت اس دور کا انٹرنیشنل میڈیا ہے، یہ کسی بھی قوم کو حاکم سے محکوم اور تنزل سے عروج پر پہنچانے کی اپنے اندر صلاحیت رکھتا ہے۔ اس میں جہاں انسان کی بھلائی کے بے پناہ پہلو ہیں وہاں قوموں کے اخلاق و خیالات کو تباہ کرنے کے ساتھ ساتھ بچوں کے مزاج پر نہایت گندے اثرات ڈالنے کی بھی بے پناہ صلاحیت موجود ہے۔ خاص کر غیر اخلاقی و پُرتشدد فلمیں بچوں کے لئے زہر قاتل ہیں اور اس کے ظاہری نظارے ہم روزمرہ اپنی زندگیوں میں بھی دیکھتے، پڑھتے اور سنتے ہیں، بچوں اور بچیوں کی طرف سے نہایت ظالمانہ واقعات کی جو بھیانک تصویر ہمارے ایشائی ممالک، یعنی پاکستان، انڈیا، سری لنکا، بنگلہ دیش اور افغانستان میں آئے روز نظر آتی ہے۔ اکثر والدین ان افسوسناک خبروں سے یقیناً واقف ہوں گے کہ کس طرح آئے روز معصوم بچے چوریوں، ڈکیتیوں، بے حیائی حتیٰ کہ اقدام قتل اور بالآخر خودکشی تک کے انتہائی قدم تک میں ملوث ہو جاتے ہیں، جبکہ اس سے ملتے جلتا ماحول مغربی معاشرے میں بھی ہر جگہ ملتا ہے۔ ایک حالیہ تحقیق کے مطابق صرف انگلستان میں پچیس سال سے کم عمر کے پانچ نوجوان ہر ہفتہ میں خودکشی کرتے ہیں۔ یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ تمام حادثات جن کا میں نے ذکر کیا ہے کیا وہ کسی ذہنی بیماری کا نتیجہ ہیں یا نفسیاتی الجھنوں کا، ان مسائل کی آخر وجہ کیا ہے، ان کا حل کیا ہے اور ان بیماریوں میں سوسائٹی کس حد تک ذمہ دار ہے اور ان بچوں کے جرائم میں والدین اور ان کے گھر کا کس حد تک ہاتھ ہے۔

دنیا بھر کے سماجی و نفسیاتی ماہرین ان سوالوں کا جواب ڈھونڈتے رہتے ہیں۔ تعلیمی اور صحت کے ادارے ان بیماریوں کی نشاندہی اور ان کے علاج پر سالانہ کروڑوں ڈالر خرچ کرتے ہیں، سرکاری طور پر بھی بے شمار رپورٹیں شائع ہوتی ہیں۔ یہ تمام ادارے بچوں کی ان بیماریوں کے صرف ظاہری اور سطحی اسباب پر غور کرتے ہیں اور ان کے اندرونی اصل محرکات تک پہنچنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ یہاں تک کہ اب تو دنیا کے کئی تحقیق کرنے والے ادارے اس معاملے میں مایوس ہو چکے ہیں۔

اس لئے تربیت اولاد کے وہ تقاضے جو ہمیں پورے کرنے ہیں ہمارے لئے بے حد اہمیت کے حامل ہو چکے ہیں۔ الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ کی

اکثریت اپنے ایمان کی حفاظت کرتے ہوئے تقویٰ کی راہوں پہ گامزن ہے اور دینی شعار اور جماعتی روایات کی پابند ہے۔ البتہ کبھی کبھار کچھ افسوسناک واقعات ایسے ضرور سامنے آجاتے ہیں۔ جن سے نہ صرف متعلقہ احمدی خاندانوں کو شدید نقصان پہنچتا ہے بلکہ جماعت کے اعلیٰ وقار کو بھی ٹھیس پہنچتی ہے۔

مغرب میں رہنے والے ایشائی لوگوں نے سمجھا کہ مغربی معاشرہ دنیاوی طور پر چونکہ ہم سے بہت ایڈوانس ہے اس لئے ایک احساس محرومی میں مبتلا ہوکر انہوں نے اپنے دینی و روحانی عقائد کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہر معاملہ میں ان کی نقل اتارنی شروع کردی اور مغربی قوموں کی برابری کرنے اور ترقی پانے کے لئے صرف اعلیٰ تعلیم اور دنیاوی مال و دولت حاصل کرنا ہی کافی سمجھا چنانچہ وہ بچوں پر زور دیتے ہیں کہ وہ ایسی تعلیم حاصل کریں کہ جن سے ان کی مالی اور معاشرتی پریشانیاں دور ہوں اور ان کی مالی حیثیت بہت بلند نظر آئے اس لحاظ سے بچوں پر دباؤ بھی ڈالا جاتا ہے کہ فلاں فلاں فیلڈ اپناؤ تو تمہیں اچھی ملازمت ملے گی اور اس کے ساتھ ان کی شادی کے بارے میں خوشحال گھرانے تلاش کئے جاتے ہیں جہاں سے زیادہ جہیز ملنے کی امید ہو، یہ والدین خود جتنے بھی نیک اور پارسا ہوں وہ اس غلط سوچ کو اپنے بچوں کی طرف منتقل کر رہے ہوتے ہیں اور اپنی اولاد کو تباہی کے راستوں پہ ڈالتے ہیں۔ جو یقیناً اخلاقی اور روحانی تنزل کا راستہ ہے۔ جب بچے گلے میں سونے کی زنجیریں لٹکاتے ہیں یا کانوں میں بوندے سجاتے ہیں یا عورتوں کی طرح لمبے بال رکھتے ہیں تو اسے فیشن سمجھ کر نظرانداز کردیا جاتا ہے، جب بچے یا بچیاں اپنے کمروں میں مقبول پاپ سٹار یا فلم سٹار کی تصویریں آویزاں کرتے ہیں یا گھروں میں پاپ میوزک، برتھ ڈے پارٹیاں یا نیو ائیر نائیٹ کی پارٹیاں منعقد ہوتی ہیں تو والدین کی طرف سے کسی قسم کے رنج کسی قسم کے فکر کا اظہار نہیں کیا جاتا، لڑکوں کو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ اپنی گرل فرینڈ کو گھروں میں مدعو کریں اور پھر ان کی خوب خاطر مدارت کی جاتی ہے۔ اسی طرح لڑکیاں بھی اپنے پر پرزے نکال رہی ہوتی ہیں اور ان کے بن ٹھن کر باہر نکلنے یا گھر میں آنے جانے کے اوقات پر کسی قسم کی کئی پابندی نہیں لگائی جاتی، والدین یہ سب صاف دیکھ رہے ہوتے ہیں اور جان بوجھ کر نظر انداز کر رہے ہوتے ہیں اور اس بے جا آزادی کو مغربی طرز معاشرت کا حصہ تصور کیا جاتا ہے۔

اس بھیانک تصویر کا دوسرا رخ بھی ہے وہ یہ کہ کئی والدین اپنے بچوں کی زندگیوں میں حد سے زیادہ دخل دیتے ہیں نہ صرف ان پر زبان درازی کرتے ہیں بلکہ جسمانی سختی سے بھی گریز نہیں کرتے، بات بات پر ان کو ٹوکا جاتا ہے دوسروں کے سامنے انہیں ذلیل کیا جاتا ہے اور جب وہ بڑے ہوجاتے ہیں تو ان کی ازدواجی زندگی کو بھی اپنے قابو میں کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ بھی اسی طرح دردناک بھیانک ہوتا ہے کیونکہ سارا خاندان بے سکون اور بے چینی میں مبتلا ہوتا ہے۔ ان دونوں حالات میں نہ صرف بچوں کی بلکہ والدین کی بھی زندگیاں عذاب بن جاتی ہیں۔ اس صورت حال کو قرآن پاک کی زبان میں قتل اولاد کہا گیا ہے۔ اس عذاب ناک اور خوفناک حالات سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن پاک کے ان سنہری اصولوں کی طرف ابتداء سے ہی توجہ دیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے بچوں کی تربیت اور اصلاح کے لئے بیان کئے ہیں اور جن سے ہم اپنی زندگیوں کو اور اپنی اولاد کو نفسیاتی الجھنوں اور معاشرتی کمزوریوں سے محفوظ کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ ''اے مومنو تم اپنے آپ کو اور اپنی بیوی بچوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے مقدس ارشادات میں تربیت اولاد کے ضمن میں والدین کی عظیم ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی ہے، سیدنا حضرت مسیح موعود کی مبارک تحریرات میں بھی تربیت اولاد کے متعلق زریں ارشادات ملتے ہیں اور جن میں ایسے طریقوں کی نشاندہی کی گئی ہے جن کو بروئے کار لاکر اس فرض کو احسن رنگ میں سرانجام دیا جاسکتا ہے۔

احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے کسی نئے لائحہ عمل یا پروگرام بنانے کی ضرورت ہرگز نہیں ہے بلکہ ان کی نشوونما کے لئے خلیفۂ وقت کی طرف سے جدید دور کے تقاضوں کے مطابق جماعت احمدیہ کی ہدایات کا سلسلہ جاری وساری ہے اور نظام جماعت یہ فرائض نہایت احسن رنگ میں سرانجام دیتا چلا جارہا ہے قرآن پاک میں اولاد کی تربیت اور نشوونما جس کی تشریح حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور ان کی سنت سے ملتی ہے۔ اس کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ تربیت کا کوئی ضابطہ اس وقت تک مکمل یا مؤثر نہیں ہوسکتا۔ جب تک اس کا تعلق ہستی باری تعالیٰ سے قائم نہ ہو اور تمام اخلاقی اقدار رسول اللہؐ کے حوالہ سے قائم نہ ہوں۔ لہٰذا تربیت اولاد کا پہلا سنہری تقاضا یہی ہے کہ اولاد کے دین کے قلعوں کو مضبوط کیا جائے اور ان کے ایمان کی فصیلوں کو بلند کیا جائے تاکہ وہ بیرونی مضر اثرات سے محفوظ رہ سکیں۔ حفاظت کی یہ کوشش بچوں کی پیدائش سے قبل شروع ہوجانی چاہئے اور ان کی دینی، اخلاقی اور آداب کی تعلیم بچپن سے ہی شروع ہوجانی چاہئے۔ یہ کوشش صرف اس صورت میں کامیاب ہوسکتی ہے کہ اگر ماں باپ دونوں اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والے ہوں اور ان کے گھروں کا ماحول عین دینی معاشرے کا نمونہ ہو اور اپنی دردانگیز دعاؤں کے ساتھ بچپن میں اپنی اولاد کی انگلی خدا کے ہاتھ میں تھمانے والے ہوں، کیونکہ تربیت اولاد کے تمام تقاضے اللہ کی مدد کے بغیر ہرگز کسی آدمی کے بس میں نہیں یہ ایک پل صراط ہے۔ سو یہ تبھی ممکن ہے کہ جب خود اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق ہو۔ تربیت اولاد کا بہت بڑا تعلق توجہ سے بھی ہے۔ یعنی بچوں کو وقت دینا ان پر نظر رکھنا کہ ان کی دوستی وصحبت اور پسندیدہ شخصیات کون کون سی ہیں اور آوٹ ڈور حرکات پر نگاہ رکھنا خاص کر مائیں اپنی بچیوں کے احساسات اور جذبات کو سمجھنے اور جاننے کی کوشش کریں، ان کا اپنی اولاد سے دوستانہ تعلق ہو اور بوقت ضرورت وہ اولاد کو مشورہ دینے کی اہلیت رکھتے ہوں، پھر دور حاضر کی گھریلو ایجادات کے مثبت اور منفی اثرات کا علم بھی والدین کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اگر بچوں کے پاس موبائل ہونا ضروری ہے تو پھر اس کے استعمال پر نظر رکھنی بھی اس سے زیادہ ضروری ہے۔ آج کل کی سب سے اہم ایجاد جو بچوں اور خاص کر بچیوں کے لئے نہایت حساس ہے وہ انٹرنیٹ ہے۔ جس گھر میں بچہ یا بچی انٹرنیٹ کا استعمال کرتی ہے تو اس کے بھی چند اہم پہلو والدین کو مدنظر رکھنے بہت ضروری ہیں۔ جس کی طرف جماعت بارہا توجہ دلاچکی ہے۔ مثلاً انٹرنیٹ کے لئے استعمال ہونے والا لیپ ٹاپ یا کمپیوٹر ان بچوں کے پرسنل کمروں کی بجائے ڈرائنگ روم یا کامن روم میں رکھا جائے اور کمپیوٹر کی سکرین کا رخ ایسی طرف ہو کہ ہر کوئی اس کے ویو (view) کو دیکھ سکے۔ اسی طرح رات کو دیر تک بغیر کسی معقول وجہ کے بچے انٹرنیٹ پر نہ بیٹھیں۔ نیز فلموں، ڈراموں اور ڈی وی ڈی دیکھنے کی طرف بچے زیادہ مائل نہ ہوں

یہاں ضمناً میں اس بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ بعض گھرانے بعض فلموں اور ڈراموں کی مرکزی کہانی کو سبق آموز سمجھتے ہوئے انہیں اچھی فلموں یا اچھے ڈراموں کا نام دے دیتے ہیں جو کہ سراسر غلط اور ایک دھوکہ ہے، اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد اپنے الفاظ میں بیان کرتا ہوں کہ برائی کے اندر سے نیکی نہیں نکل سکتی، چونکہ ان فلموں اور ڈراموں میں تمام کردار جھوٹے ہوتے ہیں۔ ان میں ایکٹروں کے نام، ان کے تمام رشتے اور کردار وغیرہ سب جھوٹے ہوتے ہیں۔ اس لئے اس جھوٹ میں سے معاشرے کی اصلاح ممکن ہی نہیں اور معاشرہ اس اصلاح کو قبول ہی نہیں کرتا ہاں ان کے منفی اثرات معاشرے پر بہت بری طرح اثرانداز ہوتے ہیں۔ جن کا شروع میں میں نے ذکر کیا ہے، اسی مسئلہ کو ایک حدیث میں آنحضرتؐ نے کچھ یوں بیان فرمایا کہ ایک وقت آئے گا کہ شیطان لوگوں کو جہنم کی طرف بلائے گا اور لوگ خوشی سے دوڑتے ہوئے اس کی طرف چلے جائیں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا یارسول اللہ یہ کیسے ہوگا کہ لوگوں کو معلوم بھی ہوگا کہ شیطان دوزخ کی طرف بلارہا ہے اور پھر بھی وہ اس کے پیچھے چلے جائیں گے۔ آپؐ نے کہا کہ ہاں ایسا ہی ہوگا، اس حدیث کی روشنی میں اگر ہم آج کل کے حالات کا جائزہ لیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ بالکل ایسے ہی ہے، آج کل کے الیکٹرونکس میڈیا کے بارے میں کسے معلوم نہیں کہ اس وقت اس کا اکثر استعمال جہنم کی آگ کی طرف بلانے کے لئے استعمال ہورہا ہے اور دنیا کے ہزار ہا ٹی وی چینلز شیطان کی سرپرستی میں لوگوں کو آگ کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ جبکہ لوگوں کی اکثریت اس کا علم رکھتے ہوئے بھی اس فتنے کا شکار ہے، اسی لئے معاشرے میں آئے روز پرتشدد واقعات کی شرح اور بے چینی میں بے حد اضافہ ہورہا ہے۔ مگر کہتے ہیں کہ لوہا لوہے کو کاٹتا ہے۔ چنانچہ اسی مثل کے مطابق شیطان کے اس ذلیل حربہ کو ناکام کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسی میڈیا کو MTA انٹرنیشنل کے رنگ میں جاری فرما کر پوری دنیا کے انسانوں کو جہنم کی آگ سے باہر نکالنے کا کام شروع کردیا ہے۔ اسی طرح انٹرنیٹ پر بھی alislam.org ویب سائٹ کی صورت میں شیطان کے ساتھ آخری جنگ جاری ہے۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود ایک جگہ یوں فرماتے ہیں۔

جنگ یہ بڑھ کر ہے جنگ روس اور جاپان سے
میں غریب اور ہے مقابل پر حریف نامدار
اے خدا شیطان پہ مجھ کو فتح دے رحمت کے ساتھ
وہ اکٹھی کر رہا ہے اپنی فوجیں بے شمار

پس فتح اور جیت سب صرف حق و سچ کی ہونی ہے۔ اس لئے ہمیں اپنی اولادوں کو اس عظیم الٰہی نعمت سے فائدہ اٹھانے کا عادی بنانا ہے ان کی توجہات کے رخ تبدیل کرکے اللہ اور رسول اللہؐ کی محبت اور دین کی اشاعت کی طرف مرکوز کرتے ہیں۔ تاکہ ہماری نسلیں دجال کی دجالی چالوں سے ہمیشہ محفوظ رہیں اور باقی دنیا کو بھی گمراہی کے اس گڑھے سے نکالنے والی ہوں۔

آج اگر ہم بلوغت کے مقام پر پہنچی ہوئی جماعت احمدیہ کی پچھلی ساری تاریخ کو موجودہ عالمی ترقی اور فتوحات کے ساتھ ملا کر جائزہ لیں۔ تو یہ بات یقیناً ثابت ہوجاتی ہے کہ جماعت کے مستقبل کو کسی عالمی مذہبی تنظیم، کسی ملک کی نیشنل اسمبلی، کسی فوج کے فرعون نما جرنیل یا بم اور گرنیڈ پکڑ کر عبادت گاہ میں گھس آنے والے کسی جنونی سے کوئی خطرہ نہیں۔ لیکن ہماری آئندہ نسلوں کی تعلیم و تربیت ہمارے لئے یقیناً ایک بہت بڑا چیلنج ہے، کیونکہ ہمارے کندھوں پر اپنی جن اولادوں کی تربیت کرنے کی ذمہ داری پڑی ہے۔ انہوں نے انشاء اللہ اپنی اولادوں کے ساتھ ساتھ آئندہ پوری دنیا کی نسلوں کی تربیت کا بیڑا اٹھانا ہے، یقیناً ہم نے ہی مشرق کی بھٹکی ہوئی روحوں کو اصل دین کی طرف لانا ہے اور ہم نے ہی مغرب کے باسیوں کو توحید کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔ ہم نے جزائر اور عرب کے باشندوں کو قرآن کی تفسیر سکھانی ہے۔ تو ہم نے ہی امریکہ کے ایوانوں میں انسانیت کے درس دینے ہیں، آسٹریلیا کے جنگلوں میں نداء ہم نے دینی ہے۔ تو افریقہ کے براعظم کو علم کے نور سے منور بھی ہم نے کرنا ہے۔ الغرض پوری دنیا کو نفرت کی آگ اور خودغرضی کی دلدل سے نکال کر محبت اور پیار کے ساتھ ایک خلافت کے سائے میں توحید کے نقطے پر جمع ہم نے کرنا ہے۔ یہ وہ حقائق ہیں جنہوں نے ظاہر ہونا ہی ہونا ہے۔ یہ خدا کا ایک اٹل فیصلہ ہے۔ جس کو دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی۔

یہ اس مسیح کے ساتھ خدا کے وعدے ہیں جس کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ نے کہا کہ:

''دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا مگر خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔''

پس خدا اپنے وعدے پورے فرمائے گا اور یہ غلبہ ضرور ہو کر رہے گا۔ مگر اس غلبہ کو جلد حاصل کرنے کے لئے ہم نے اپنی اولادوں کو تقویٰ کی راہوں پر گامزن کرنا ہے اور اقوال کے ساتھ اعمال کی اصلاح کی طرف توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے ہم نے اپنی اولادوں کو اس صحابیٔ رسول کی طرح باور کرانا ہے کہ جن کا واقعہ تاریخ اسلام میں سنہری الفاظ کے ساتھ کچھ یوں لکھا ہے کہ

ایک جنگ کے آخر میں زخمیوں کی مدد کرنے کے لئے کچھ مسلمان نوجوان میدان جنگ میں پہنچے اور انہوں نے میدان جنگ میں بکھری پڑی۔ بیشمار لاشوں کے پاس پہنچ کر یہ آواز دی کہ ہے کوئی زخمی جسے مدد کی ضرورت ہو تو کوئی جواب موصول نہ ہوا۔ دوسری دفعہ اور پھر تیسری دفعہ پکارنے پر دور ایک زخمی صحابی کے ہاتھ نے کچھ حرکت کی تو اس کی مدد کے لئے وہ لوگ اس کی طرف دوڑے۔ جب قریب پہنچے تو وہ زخمی اپنی آخری سانسوں میں تھا۔ اس نے انہیں مخاطب کر کے آنحضرتؐ کی خدمت میں سلام پہنچانے کا کہا اور ایک پیغام دیا کہ دیکھو جب تک ہم زندہ رہے ہم نے اس دین اور اس رسول کی حفاظت کی اور اب یہ عظیم ذمہ داری تمہارے سپرد کر کے ہم اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے جا رہے ہیں، اس لئے اب ان کی حفاظت کرنا اور اپنی جان سے بڑھ کر اس کی قدر کرنا تمہارا فرض ہے۔

تربیت اولاد کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ایک بہت پیاری دعا ہمیں سکھائی ہے۔ ''رب اجعلنی ......یعنی اے میرے رب مجھے اور میری اولاد کو نماز کا پابند بنا'' اس دعا کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بیان کرتے ہیں کہ یہ حیرت انگیز مضمون ہے ایک سات سال کا بچہ جب نماز پر کھڑا ہوتا ہے تو یہ دعا پڑھتا ہے کہ میری اولاد کو بھی نماز کا پابند بنا۔ دراصل اس بات میں بھی تربیت اولاد کے پہلو کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔ آنحضرتؐ نے بچوں سے محبت اور پیار کرنے کا بارہا ارشاد فرمایا اور خود بھی پوری زندگی اس پر کاربند رہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود نے بھی ہمیشہ بچوں سے پیار اور شفقت کرنے کی تلقین کی ہے اور خلفاء احمدیت نے بھی اس تسلسل کو جاری رکھا اور جماعت کو اس حساس اور اہم مسئلے کی طرف رہنمائی کرتے رہے اور ہمارے موجودہ پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تو خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد اپنی تمام تر توجہ جماعت کی تعلیم و تربیت پر مرکوز کر رکھی ہے۔ ضرورت ہے تو اس بات کی کہ ہم ان احکامات پر عمل کریں اور اپنا اور اپنی اولادوں کا مستقبل محفوظ کرتے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع 20 جنوری 1995ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

''سب سے اہم نکتہ تربیت کا جو آپ کو یاد رکھنا چاہئے وہ یہ ہے کہ اللہ سے سچا پیار رکھیں اور خدا کے پیار کے برعکس کوئی رعب اپنے دل پر نہ پڑنے دیں۔''

حضور اسی خطبہ میں مزید فرماتے ہیں کہ

ایک لمبے عرصے سے مجھے اس بات میں دلچسپی رہی ہے کہ بعض نیک لوگوں کے ہاں ایسے بچے کیوں نکل آتے ہیں جو ان کے مزاج کے برعکس مزاج لے کر پلتے ہیں اور ان کی دلچسپیوں کو چھوڑ کر الگ دلچسپیوں میں متوجہ رہتے ہیں، ان کے دائرے بدل جاتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ دراصل بچپن ہی سے جب ماں باپ ان کی دلچسپیوں کے رخ بدلتے ہوئے دیکھتے ہیں تو خود ان سے مرعوب ہوتے ہیں اور اس بات کا حوصلہ اور اعتماد نہیں رکھتے کہ اپنے بچوں کو بتائیں کہ یہ تمہارے رجحانات غلط ہیں یہ ادنیٰ ہیں اور اعلیٰ اقدار سے ہٹ کر تم گھٹیا چیزوں کو اپنا رہے ہو ان کو حوصلہ نہیں ہوتا کہ اپنے بچے کو کہیں کہ یہ تم نے کس طرح کے پاجامے پہننے شروع کر دیئے ہیں۔ یہ کس قسم کے گلوں میں ہار ڈال لئے ہیں۔ بالوں کا رخ کیا بنا رہے ہو۔ پاگل ہو گئے ہو یہ کیسی بدذوقی کی باتیں ہیں جو تم کر رہے ہو، یہ کہنے کی ان کی ہمت ہی نہیں ہوتی۔ ان کی آنکھوں کے سامنے ان کی لڑکیاں پر پُرزے نکال رہی ہوتی ہیں۔ وہ تنگ جینز پہن رہی ہیں۔ بالوں کے حلیے بگاڑ رہی ہیں۔ اپنی مرضی سے جہاں چاہیں چلی جاتی ہیں۔ ماں باپ کو یہ حوصلہ ہی نہیں کہ ان کو سمجھا سکیں۔ دراصل وہ پہلے ہی خدا کو بھلا بیٹھے ہیں۔ اگر انہوں نے خدا کو نہ بھلایا ہوتا تو ناممکن تھا کہ اس قسم کے بچوں کو اپنے گھر میں بے روک ٹوک پلنے دیتے۔ یعنی یہ قرآنی فیصلے کے مصداق بن جاتی ہے کہ تم نے اگر حقیقتاً خدا کو بھلا دیا خواہ ظاہری طور پر اس کی ذات سے تم پیوستہ ہی رہے تو تم دیکھو گے کہ تمہاری اولاد آگے خدا کو بھلانے والی ہو جائے گی اور اس تمہارا کوئی بس نہیں چلے گا۔

حضور مزید فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ والدین کی طرف سے اطلاع ملتی ہے کہ آپ کو تکلیف تو ہوگی۔ مگر میں مجبور ہوں بے اختیار ہوں۔ میری بیٹی نے ایک عیسائی سے شادی کر لی ہے۔ میری بیٹی فلاں شخص کے ساتھ آمادہ ہو گئی ہے، کوئی سکھ کے پاس جا رہی ہے، کوئی ہندو کے پاس چلے گئی ہے۔ یہ واقعات جماعت میں بہت شاذ ہیں لیکن ایک سفید چادر پر داغ ہیں اس لئے نظروں کو بہت تکلیف دیتے ہیں۔ اس کے بعد ان والدین کا یہ لکھنا کہ ہم بے اختیار ہیں ہمارا کوئی قصور نہیں ہمیں معاف کیا جائے۔ ان کو میں لکھتا ہوں کہ معافی مجھ سے کیا مانگتے ہو یہ تو اللہ سے معافی مانگنے والی باتیں ہیں۔ نظام جماعت تو اصل ذمہ دار کے علاوہ تمہیں کوئی سزا نہیں دے گا۔ لیکن قانون قدرت جو تمہیں سزا دے گا اس کی معافی خدا سے مانگو۔ بہت دیر کے بعد ان ماں باپ کو سمجھ آتی ہے کہ ہم نے شروع میں خدا کو بھلائے رکھا تھا۔ کیونکہ ایسے بچے ایک دم میں نہیں بنا کرتے۔

مزید اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے حضور ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت اماں جان نے حضرت مسیح موعود کے وصال کے بعد جو سب سے پہلی بات اپنی اولاد کو اکٹھا کر کے کہی تھی۔ بڑی قیمتی بات ہے۔ وہ بتاتی ہے کہ کس طرح آپ کو حضرت مسیح موعود اور آپ کی دعاؤں پر گہرا ایمان تھا اور مسیح موعود کی صداقت کے ثبوت کے طور پر ایک عظیم ثبوت ہے۔ جب حضرت مسیح موعود کا وصال ہوا تو ظاہری طور پر دنیا کے لحاظ سے وہ گھر خالی تھا۔ حضرت اماں جان نے بچوں کو اکٹھا کیا اور کہا دیکھو بچو تمہیں دنیا کے لحاظ سے کچھ دکھائی نہیں دے گا۔ مگر یہ گمان نہ کرنا کہ تمہارے باپ نے تمہارے لئے پیچھے کچھ نہیں چھوڑا وہ دعاؤں کا ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ تمہیں بھی ملے گا اور تمہاری اولادوں کو اور ان کی اولادوں کو اور ان کی اولادوں کو ملتا چلا جائے گا۔ یہ لامتناہی خزانہ ہے جو کبھی کسی باپ نے ایسا خزانہ کم ہی چھوڑا ہوگا۔ جیسا تمہارے باپ نے تمہارے لئے چھوڑا ہے۔ دیکھو کیسی عظیم بات تھی اور کتنی سچی بات تھی اس سے بڑا سہارا مل نہیں سکتا تھا مگر وہ نظر آنے والا خزانہ تو نہیں تھا۔ لیکن ایمان کی دولت سے ایمان کی آنکھ سے دکھائی دے رہا تھا اس کو جانتے تھے کہ یہ بات سچی ہے اور آج ہم نے دیکھا کہ یہ بات سچی نکلی اور ہماری نسلیں بھی دیکھیں گی کہ یہ بات سچی نکلی لیکن اس خزانے کے مالک سے تعلق نہیں توڑنا۔ جس نے یہ خزانہ عطا کیا کیونکہ وہی اصل ضمانت ہے۔ وہ لوگ جن کی نظریں خزانوں پہ ٹھہر جاتی ہیں اور خزانہ دینے والوں سے تعلق توڑ لیتے ہیں۔ پھر آئندہ ان کی نسلوں کی کوئی ضمانت نہیں ہوا کرتی۔ پس اپنی نسلوں پہ رحم کریں جو آپ کی آنکھوں کے بند ہونے کے بعد پھر اس دنیا میں کئی قسم کی ضرورتوں میں محتاج رہیں گی۔ کئی قسم کی مصیبتوں میں ان کو سہاروں کی ضرورت پڑے گی۔ ان نسلوں کی طرف توجہ کریں۔ جو قیامت تک آپ کی نسلوں سے پیدا ہونے والی ہیں۔ پس کوشش سے بھی اور دعاؤں کے ذریعے بھی اللہ کی محبت کے بندھن میں اپنے آپ کو جکڑتے ہوئے وہ دعاؤں کے بندھن تعمیر کریں۔ جو نظر تو نہیں آتے مگر دنیا کی بڑی سے بڑی طاقتوں کو بھی وہ لپیٹ سکتے ہیں اور ان کے دائرے سے نکل کر باہر جانے کی کسی کو استطاعت نصیب نہیں ہو سکتی۔ ان رسوں سے جکڑ کر اپنی اولادوں کو سچے راستوں پر قائم کریں۔ یہی ان کی حفاظت کا بہترین سامان ہے جو آپ کر سکتے ہیں اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

میرے بھائی احمد سعید اختر صاحب

میرے پیارے بھائی احمد سعید اختر صاحب 28 راکتوبر 2013ء کو وفات پاگئے۔ برادرم احمد سعید اختر صاحب دوسرے نمبر پر میرے بڑے بھائی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے مولد و مسکن بھیرہ میں ان کی پیدائش ہوئی۔ وہیں سے میٹرک کیا۔ پھر گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹیٹیوٹ راولپنڈی سے تین سالہ مکینکل انجینئرنگ میں ڈپلومہ کیا۔ واپڈا میں ملازمت ملی۔ انڈس بیسن پراجیکٹس (Indus Basin Projects) پر کئی جگہ تعینات رہے۔ ٹیوب ویلز میں Equipment Engineer ہوئے تو ان کی سروس اریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں ٹرانسفر ہوگئی۔ وہاں بھی محکمانہ امتحان پاس کرتے رہے اور بالآخر لاہور میں جونیئر ریسرچ آفیسر کے طور پر ریٹائر ہوئے انہیں بچپن میں ہی خواب میں گریڈ 18 نظر آیا تھا اور اسی گریڈ پر ان کی ریٹائرمنٹ ہوئی۔ انہیں تقریباً ہر جگہ ہی خدمت دین کی توفیق ملی۔ سِدھنائی بیراج (عبدالحکیم) اور مظفرگڑھ شہر میں صدر جماعت رہے۔ واپڈا ٹاؤن لاہور میں سیکرٹری وصیت اور امام الصلوٰۃ تھے۔ ملتان (حسین آگاہی) میں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی۔ بعض جگہ زعیم انصاراللہ بھی رہے۔

ہمارے بھائی بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ تواضع اور انکسار سے کام لینے والے تھے۔ صابر اور شاکر اور قانع تھے۔ اولاد کی اچھی تربیت کی اور اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ انہوں نے ہماری بھابھی کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ ساری اولاد خدا کے فضل سے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہے۔ ایک بیٹی امریکہ میں ہے۔ باقی پاکستان۔ یہ سب احمدیت کی برکت خلیفہ وقت اور ہمارے والدین اور آباؤاجداد کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ ہمارے والد میاں فضل الرحمٰن بسمل بی اے بی ٹی امیر جماعت بھیرہ اور استاد جامعہ احمدیہ ربوہ رہے۔ دادا اور پڑدادا خدا کے فضل سے رفقاء مسیح موعود میں سے تھے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بھائی کے ساتھ مغفرت اور رحمت کا سلوک کرے اپنے بزرگوں کے ساتھ جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کی اور آباؤاجداد کی نیکیوں کو اگلی نسلوں میں قائم رکھے نیز تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دیتا رہے۔ ہمیشہ خلیفہ وقت کے قدموں میں رکھے کہ سب سعادتیں اسی میں ہیں۔ آمین

☆............☆............☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم مظفر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 76 گ ب سنتوکھ گڑھ ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

ہماری جماعت چک نمبر 76 گ۔ب سنتوکھ گڑھ ضلع فیصل آباد کے چھ بچوں لقمان احمد ولد مکرم سلطان احمد صاحب، توقیر احمد ولد مکرم غلام رسول صاحب، توحید احمد ولد مکرم غلام رسول صاحب، نعمان احمد ولد مکرم احسان الحق صاحب، عرفان احمد ولد مکرم فضل احمد صاحب اور ثمرین افضل بنت مکرم محمد افضل صاحب نے پہلی بار ناظرہ قرآن کریم کا دور مکمل کر لیا ہے۔ چار بچوں کو ناظرہ قرآن کریم محترم محمد نواز مومن صاحب معلم وقف جدید نے پڑھایا اور مورخہ 4 مارچ 2014ء کو محترم خالد احمد بھٹی صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے تقریب آمین کے موقع پر بچوں سے قرآن کریم سنا اور خاکسار نے دعا کرائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو زیادہ سے زیادہ علم دین سیکھنے اور نیک عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم محمد نواز لنگاہ صاحب معلم سلسلہ گوٹریالہ ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

ریحان احمد ولد مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب نے بعمر 10 سال قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا۔ اس سلسلہ میں تقریب آمین مورخہ 10 مئی 2014ء کو بیت الحمد گوٹریالہ ضلع گجرات میں بعد نماز مغرب منعقد ہوئی۔ مکرم عطاء المنان قمر صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید ارشاد نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صدر جماعت گوٹریالہ نے کروائی۔ بچے کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کے حصہ میں آئی ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کا سینہ نور قرآن سے منور کردے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ٹھیکہ کینٹین

نصرت جہاں گرلز کالج ربوہ کی کینٹین کا ٹھیکہ دینا مقصود ہے۔ جو احباب خواہشمند ہوں وہ مورخہ 15/اگست 2014ء تک اپنی درخواستیں نصرت جہاں گرلز کالج میں جمع کروا دیں۔ مزید معلومات کیلئے کالج انتظامیہ سے رابطہ کریں۔ (کینٹین کیلئے خاتون ورکر کا ہونا لازمی ہے۔)

(پرنسپل نصرت جہاں گرلز کالج ربوہ)

نکاح

مکرم سید حنیف احمد قمر صاحب مربی سلسلہ وکالت تبشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ سیدہ سارہ حنیف صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مکرم سید سہیل احمد صاحب واقف نو ابن مکرم سید نعیم احمد صاحب گلشن جامی کراچی کے ساتھ مورخہ 30 جولائی 2014ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر کیا۔ دلہا مکرم سید نذیر احمد شاہ صاحب مرحوم آف ماڈل کالونی کراچی کا پوتا ہے جبکہ دلہن مکرم سید رفیق احمد صاحب ابن مکرم حافظ سید باغ علی شاہ صاحب آف معین الدین پور گجرات کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے جانبین کیلئے مبارک فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم حافظ محمد ظفر اللہ صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری ہمشیرہ مکرمہ مریم صدیقہ چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم طارق ھبۃ اللہ چوہدری صاحب نیوجرسی امریکہ کو مورخہ 10 مئی 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام آدم رحیم چوہدری رکھا گیا ہے نومولود مکرم ڈاکٹر صفی اللہ چوہدری صاحب نیوجرسی امریکہ کا پوتا، مکرم رضی اللہ وڑائچ صاحب ناصر آباد شرقی کا نواسہ، ددھیال کی طرف سے مکرم چوہدری عطاء اللہ وڑائچ صاحب، ننھیال کی طرف سے مکرم چوہدری عبدالغنی تارڑ صاحب کولوتارڑ، مکرم حافظ رحیم بخش صاحب اور مکرم حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین، درازی عمر والا، جماعت اور والدین کیلئے قابل فخر اور بنی نوع انسان کیلئے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

ٹھیکہ ٹک شاپ

نصرت جہاں بوائز کالج دارالنصر غربی ربوہ کی ٹک شاپ کو ایک سال کیلئے ٹھیکہ پر دینا مقصود ہے۔ ایسے احباب کرام جو تعلیمی اداروں میں ٹک شاپ کا تجربہ رکھتے ہوں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مورخہ 15/اگست 2014ء تک صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ ادارہ ہٰذا کو بھجوائیں۔ شرائط ٹھیکہ دفتر میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں بوائز کالج ربوہ)

ولادت

مکرمہ شاہدہ مقصود صاحبہ فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ منیبہ عرفان صاحبہ اہلیہ مکرم عرفان احمد صاحب کو 26 جون 2014ء کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام آیان احمد عرفان تجویز ہوا ہے جو اللہ کے فضل وکرم سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کی دائمی صحت وسلامتی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ کیونکہ بچہ وقت پیدائش سے ہی بلوسا (Bolusa) نامی انتہائی مہلک جلدی (Skin) بیماری میں مبتلا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل وکرم ورحم کے ساتھ بچے اور اس کی والدہ کو دائمی صحت وتندرستی والی، فعال اور درازی عمر عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عطاء المنان قمر صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید ارشاد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم شفیق احمد ناصر صاحب (شیزان انٹرنیشنل لاہور) مقیم 1/2 دارالیمن غربی سعادت ربوہ ولد مکرم رفیق احمد صاحب مرحوم مورخہ 7 جولائی 2014ء کو بعمر 46 سال بوجہ ہیپاٹائٹس اور شوگر انتقال کر گئے۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 8 جولائی کو بعد نماز عشاء محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بیت مبارک ربوہ میں پڑھائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم رفیق احمد ناصر صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن نے دعا کروائی۔ مرحوم خوش اخلاق، ملنسار، خلافت اور سلسلہ سے انتہائی محبت اور وفا کا تعلق رکھنے والے وجود تھے۔ سب سے شفقت کا سلوک کرتے تھے سلسلہ کی غیرت رکھنے والے، بہادر اور نڈر تھے اپنے والد صاحب کی جوانی میں وفات کے بعد چھ بہن بھائیوں کی کفالت کی اور شادیاں کیں۔ اپنے گھر لاہور میں نماز سنٹر بنایا ہوا تھا۔ شیزان میں سپروائزر تھے اور 25 سال سروس مکمل کی۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد سے ذاتی تعلقات تھے۔ خلیفہ وقت سے بھی ذاتی پیار ومحبت کا تعلق تھا۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ شاہدہ شفیق صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں اہلیہ اور بچے گزشتہ تین سال سے جرمنی میں مقیم ہیں اور جنازہ اور تدفین میں شامل نہیں ہو سکے۔ بیٹا وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور جامعہ احمدیہ میں جانے کا پروگرام ہے۔ دیگر پسماندگان میں تین بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے، اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ مرحوم کی اہلیہ صاحبہ اور بچوں کا حامی وناصر ہو، سب کو صبر اور حوصلہ سے یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت گیٹ کیپر

نصرت جہاں بوائز کالج دارالنصر غربی کے لئے ایک عدد گیٹ کیپر کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب کرام جو تعلیمی اداروں میں کام کا جذبہ رکھتے ہوں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مورخہ 15/اگست 2014ء تک صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ ادارہ ہٰذا کو بھجوائیں۔ عمر کی حد 45 سے 55 سال ہے۔ سابق فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ فرائض سمجھنے کیلئے ادارہ ہٰذا سے رابطہ کریں۔

(پرنسپل نصرت جہاں بوائز کالج ربوہ)

افسوسناک حادثہ

محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم گلزار حسین صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرا بیٹا مکرم شاہد محمود صاحب بعمر 19 سال مورخہ 23 جولائی 2014ء کو موٹر سائیکل حادثہ کی وجہ سے پیچھے آنے والے ٹرک کے نیچے آ گیا۔ ہسپتال لے جایا گیا مگر جانبر نہ ہوسکا۔ مورخہ 24 جولائی 2014ء کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن محمود صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ سوگواران میں اس کی 4 بہنیں اور ایک بھائی ہے۔ اسی طرح آپ مکرم محمد امین طاہر صاحب مربی سلسلہ کے بھانجے تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرم انیس احمد صاحب ولد مکرم محمد یوسف صاحب وصیت نمبر 47526 نے مورخہ 20 جون 2005ء کو محلّہ سلامت پورہ راہوالی ضلع گوجرانوالہ سے وصیت کی تھی۔ سال 09-08 سے موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہٰذا کو مطلع فرمائیں۔

مکرم شہزادہ عدنان احمد صاحب ولد مکرم مقصود احمد صاحب وصیت نمبر 89738 ساکن 8/37 فیکٹری ایریا احمد ربوہ نے مورخہ 26 نومبر 2008ء کو مستقل پتہ احمد اسٹیٹ ایجنسی چھبیل جی ٹی روڈ لاہور سے وصیت کی تھی۔ شروع وصیت ہی سے موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہٰذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

☆☆............☆............☆

معلوماتی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

شمسی توانائی سے چلنے والی ٹرین

ہنگری میں سیاحوں کو سیر کروانے کے لئے شمسی توانائی سے چلنے والی ٹرین متعارف کروائی ہے۔ اس ٹرین کی چھت پر سولر پینل نصب ہیں جو شمسی توانائی کو برقی توانائی میں تبدیل کر کے ٹرین کو ایندھن فراہم کرتے ہیں۔

(روزنامہ پاکستان 31؍اگست 2013ء)

ہولوگرافک سمارٹ فون

چین کی ایک کمپنی نے دنیا کا پہلا ہولوگرافک سمارٹ فون متعارف کروانے کا دعویٰ کر دیا۔ جس میں سامنے لگے چار کیمروں کی وجہ سے ہولوگرافک (خودنوشتہ) تصویر بنتی ہے جو انسانی آنکھ کی حرکت کو راستہ دیتے ہوئے تھری ڈی عکس بنا دیتی ہے۔ کیمرہ ہاتھوں کی لکیروں کو شناخت کرتے ہوئے ہوا میں ہی فون کو کھولنے یا بند کرنے کی سہولت بھی دے گا۔ اس فون میں 5.5 انچ 1080 پی سکرین، 13 میگا پکسل کیمرہ، 32 جی بی میموری اور 2 گیگا ہٹز کا پروسیسر اور 2 جی بی کی ریم نصب ہے۔

(روزنامہ پاکستان 20 جولائی 2014ء)

بغیر سگنل کے میسج بھیجنے کا آلہ

دور دراز مقامات پر موبائل فون کے سگنل موصول نہ ہونا ایک عام بات ہے اس قسم کی ایمرجنسی صورتحال سے نمٹنے کے لئے ایک خصوصی آلہ متعارف کروا دیا گیا ہے جو سگنل نہ ہونے کے باوجود آپ کے فون سے میسج بھیج سکتا ہے۔ گوٹینا (Go Tenna) نامی یہ آلہ ایک عام واکی ٹاکی کی طرح کام کرتا ہے لیکن اس کی رینج بہت زیادہ ہے۔ (تقریباً 50 میل) جب آپ ایسے علاقے میں موجود ہوں جہاں سگنل موصول نہ ہو رہے ہوں تو آپ کا فون اس آلے کی اپنی فریکوئنسی کے ذریعے آپ کا میسج دوسرے Go Tenna آلے تک پہنچا دے گا کیونکہ یہ آلہ جوڑے کی صورت میں کام کرتا ہے۔ دوسرے آلے سے آپ کا میسج مطلوبہ موبائل فون کو مل جائے گا۔ اس کے ذریعے آپ آڈیو پیغام بھی نشر کر سکتے ہیں جو قریب ترین موجود آلوں تک پہنچ جائے گا۔ اس آلے کو ios اور اینڈرائڈ فون کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اسے استعمال کرنے کیلئے آپ فون نمبر پر Go Tenna سافٹ ویئر انسٹال کریں اور پھر بلوٹوتھ کے ذریعے آلے اور فون کو کنیکٹ کر لیں، اسے ایک دفعہ چارج کرنے پر یہ 72 گھنٹے تک کام کرتا ہے۔ Go Tenna کی قیمت 150 ڈالر ہے۔

(روزنامہ پاکستان 19 جولائی 2014ء)

الیکٹرانک چپ

نیویارک ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر ایک ٹریلین مالیکیولز میں محض چند مالیکیولز بھی کسی دھماکہ خیز مواد کے موجود ہوں تو یہ چپ اس کا پتہ لگا سکتی ہے۔ یہ آلہ ابھی تک پروٹو ٹائپ کے مرحلے میں ہے۔ آلہ تیار کرنے والے ماہرین کے مطابق اس کا سائز اس قدر چھوٹا ہے کہ اسے آسانی کے ساتھ کہیں بھی لے جایا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ اس قدر طاقتور ہے کہ یہ دھماکہ خیز مواد کے ایسے معمولی نشانات کا بھی پتہ چلا سکتا ہے جو دیگر کیمیائی مادوں کے درمیان موجود ہوں اور جنہیں دوسری صورت میں تلاش کرنا مشکل ہوتا ہے۔

(دنیا نیوز 27 جون 2014ء)

نماز جنازہ

مکرم میر عبدالباسط صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم میر عبدالرحیم صاحب (ریٹائرڈ معلم سلسلہ) مورخہ 5۔ اگست 2014ء کو جرمنی میں وفات پاگئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ 10۔اگست 2014ء کو بعد از نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

تعطیلات کے خاتمے کا اعلان

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کے لئے اطلاع ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے تحریری نوٹیفکیشن کے مطابق کالج مورخہ 11؍اگست 2014ء سے کھل رہا ہے تمام طالبات 11؍اگست بروز پیر 8:30 بجے کالج آئیں۔ 11؍اگست سے باقاعدہ کلاس کا آغاز ہو جائے گا۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

لیموں متعدد خوبیوں والا پھل

لیموں ترش پھلوں میں ایک اہم پھل ہے۔ لیموں کا اصل وطن برصغیر کا شمالی مغربی علاقہ ہے۔ یہ جنوب مشرقی ایشیا میں قدیم زمانے سے کاشت کیا جا رہا ہے۔ یہ یورپ میں بارہویں اور تیرہویں صدی عیسوی میں پہنچا۔ اس میں سٹرک ایسڈ نمایاں پایا جاتا ہے۔ اس پھل سے حاصل کیا جانے والا جوس معدے کی گرانی دور کرتا ہے۔ اور مفرح ہے۔ یہ جسم میں زہریلے اثرات کو ختم کرنے میں مددگار ہے۔

وٹامن سی کی وافر مقدار رکھنے کی وجہ سے لیموں مسوڑھوں اور دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔

گرم کیا ہوا لیموں کا جوس ایک گلاس ابلے ہوئے پانی میں شامل کر کے ذائقہ کے لئے شہد اور چینی ملا کر بھی گلے کے امراض میں پیا جاتا ہے۔

اگر ہاتھ پاؤں جلتے ہوں تو لیموں کاٹ کر پورے، تلوے اور ایڑیوں پر رگڑنا چاہئے۔ اس عمل میں پاؤں کے مساموں سے فساد مواد خارج ہوتا ہے۔

اس کا جوس تھوڑے سے پانی میں ملا کر پینے سے سینے کی درد کو دور کرتا ہے۔ تلی کے بڑھ جانے کی صورت میں، دو لیموں آدھے کاٹ کر تھوڑے سے گرم کریں اور پھر تھوڑا سا نمک لگا کر استعمال کرنے سے خاطر خواہ فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

شدید زکام کی صورت میں دو لیموں کا جوس آدھے لیٹر پانی میں ڈال کر ابالیں اور اس میں شہد شامل کر کے رات کو سونے سے پہلے پینے سے زکام ٹھیک ہو جاتا ہے۔

ہیضہ کی کیفیت میں لیموں کا جوس نمک یا چینی کے ساتھ پینا مئوثر علاج ہے۔ کھانے کے ساتھ لیموں کا استعمال ہیضہ سے محفوظ رکھتا ہے۔

بالوں کو ٹھنڈے پانی میں لیموں کا جوس ملا کر دھونے سے یہ لمبے، گھنے اور چمکدار ہو جاتے ہیں۔ خشک اور کھردری جلد پر لیموں کا چھلکا ملنا چاہئے۔ اس سے جلد نرم اور ملائم ہو جاتی ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 9۔اگست

طلوع فجر	3:58
طلوع آفتاب	5:26
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:01

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

9-اگست 2014ء

6:10 am	حضور انور کا دورہ بھارت
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8-اگست 2014ء
8:15 am	راہ ہدیٰ
9:50 am	لقاء مع العرب
2:00 pm	سوال و جواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 8-اگست 2014ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:15 pm	راہ ھدیٰ Live

ایکسپریس کوریئر سروس کی جانب سے خوشخبری
U.K جرمنی امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا اور دیگر ممالک میں بذریعہ DHL اور Fedex کے ذریعہ 72 گھنٹے میں ڈیلیوری پر حیرت انگیز کمی
نوٹ: بروز اتوار دفتر بند ہوتا ہے۔
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
Express Courier Service
گولبازار۔ نزد مسلم کمرشل بینک ربوہ
فون: 047-6214955 دفتر: 03217708566
شیخ زاہد محمود: 03217915213

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209
Skype id:alrehman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

FR-10

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238